ماہنامہ

نقیبِ ختمِ نبوۃ ملتان

رئیس التحریر:
ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری

مدیر:
سید محمد کفیل بخاری

بابت ماہ: جمادی الثانی سنہ ۱۴۱۰ھ — جنوری سنہ ۱۹۹۰ء — جلد ۱ — شمارہ ۱

سرپرستانِ اکابر:

حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ	مولانا محمد عبداللہ مدظلہ
مولانا محمد اسحٰق صدیقی مدظلہ	مولانا عنایت اللہ چشتی مدظلہ
مولانا حکیم محمود احمد ظفر مدظلہ	مولانا محمد عبدالحق مدظلہ

حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

رفقاءِ فکر

سید عطاء المؤمن بخاری	سید محمد ارشد بخاری
سید عطاء المہیمن بخاری	سید خالد مسعود گیلانی
سید عبدالکبیر بخاری	عبداللطیف خالد ○ اختر جنجوعہ
سید محمد ذوالکفل بخاری	عمر فاروق عمر ○ محمود شاہد
	قمر الحسنین ○ بدر منیر احرار

خطاطی سرورق: جناب سید انیس الحسینی ابن سید الخطاطین سید نفیس الحسینی مدظلہ

زرِ معاونت اندرونِ ملک، بیرونِ ملک

فی پرچہ: ۵/- روپے
زر سالانہ: ۵۰/- روپے

سعودی عرب، عرب امارات
مسقط، بحرین، عراق، ایران
مصر، کویت، بنگلہ دیش، انڈیا

امریکہ، برطانیہ، تھائی لینڈ
ہانگ کانگ، برما، نائیجیریا
جنوبی افریقہ، شمالی افریقہ

سالانہ ۳۰۰/- روپے

پبلشر: سید محمد کفیل بخاری ○ پرنٹر: شکیل احمد اختر ○ مطبع: شکیل زر پرنٹرز، پرانی غلہ منڈی ملتان ○ مقام اشاعت: دار بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان

آئینہ

مضمون	مضمون نگار	صفحہ
دل کی بات	مدیر	۳
مفکر احرار چودھری افضل حق رح	شورش کاشمیری رح	۵
تاسیسِ احرار	سید عطاء المحسن بخاری	۹
سیدہ فاطمہ رض کا جسدِ اطہر چوری کرنے کا خوفناک منصوبہ	یوسف سیّد	۱۲
نفاذِ شریعت اور فکرِ جدید	مولانا محمد اسحاق صدیقی	۱۸
اطاعتِ رسول	شاہ بلیغ الدین	۲۵
شیخ الصحابہ رض	مولانا عبدالحق چوہان	۲۷
سیدنا مروان رض	حکیم محمود احمد ظفر	۳۰
اظہارِ حقیقت	مولانا عبدالحق چوہان	۳۳
آج کا مسلمان	علامہ میر ناسک	۳۶
میرے دیس کے افسر	حُر آغانی	۳۷
زبان میری ہے بات ان کی	خادم حسین	۴۶
سوشل چیلنج	قمر الحسنین	۵۰
سفید کافرستان تک	سید عطاء المحسن بخاری	۵۱
تبصرہ کتب	سید محمد ذوالکفل بخاری	۵۴
چمن چمن اجالا	نمائندگان کی رپورٹیں	۵۵
پیاس کا الاؤ	ادارہ	۶۲
مطالبات	مولانا اللہ یار راشد	۶۳
مُرغی مُچھگی	مرتضیٰ خاور	۶۴

دل کی بات

کائنات کی سب سے بڑی سچائی ؟

یُوں تو ہر گزرنے والا کل آنے والے کل کے لئے نقشِ عبرت ہوتا ہے۔ لیکن کچھ دِن ایسے بھی ہوتے ہیں جو تاریخِ عالم اور صفحۂ ارضی پر ایسے نقوش ثبت کرتے ہیں کہ وہ گم کردہ راہ لوگوں کے لئے نشانِ منزل ہوتے ہیں ۱۹۸۹ء کا آخری سورج بھی انسانوں کی خدا سے سرکشی، نظامِ فطرت سے بغاوت، ظالموں اور آمروں کے خوفناک انجام، مظلوموں کی آہ و بکا اور مخلوق کے اپنے بنائے ہوئے نظاموں کی مسلسل شکست و ریخت کو اپنے جلو میں لئے اُفق کے اُس پار ڈوب گیا۔ کہنے والے کہہ رہے ہیں کہ "دنیا بدل رہی ہے"۔ لیکن اس تغیر و تبدل کے اسباب پر غور نہیں کرتے کہ ایسا کیوں ہے؟ کمیونزم اس صدی کا ایک بڑا انقلاب تھا لیکن وہ اپنی عمرِ عزیز کے سو سال بھی پورے نہ کر سکا۔ مارکس، لینن اور ماؤ کو انسانیت کا نجات دہندہ قرار دینے والے منہ چھپاتے پھرتے ہیں۔ روس سے خُدا کو "کِک آؤٹ" کرنے والے اور مذہب کو افیون قرار دینے والے آج خدا اور مذہب کے سہارے ڈھونڈ رہے ہیں۔ ہاں ہاں دنیا بدل رہی ہے آج لینن کے مجسمہ کے سامنے لاکھوں افراد کمیونزم کے خلاف بغاوت کا اعلان کر رہے ہیں ماؤ کی دنیا میں انسانی حقوق و آزادی کی بحالی کا مظاہرہ کرنے والے ہزاروں افراد گولیوں سے بھُون دیئے گئے، دیوارِ برلن پاش پاش ہو چکی ہے۔ رومانیہ کے کمیونسٹ صدر چاؤشسکو کو کمیونسٹوں نے بھی پناہ دینے سے انکار کر دیا کل کے ہیرو کو آج آمر قرار دے کر ہمیشہ کے لئے ٹھنڈا کر دیا گیا۔ روس نے مدد سے انکار کر دیا اور امریکہ نے انقلاب کو مستحسن قرار دیا۔ پھر دونوں نے نئی حکومت کو تسلیم کر لیا۔ پولینڈ نئی کروٹ لے چکا ہے۔ ہنگری میں انتخابات ہو رہے ہیں۔ خود روس کے علاقوں میں آزادی کی لہریں اُٹھ رہی ہیں۔ عوام نے کمیونزم کو فرسودہ قرار دے دیا ہے اور خُدا و مذہب کو نکالنے والے روس کے آذربائیجان میں اللہ اکبر، اللہ اکبر کے نعرے گونج رہے ہیں۔ وہاں ہزاروں مسلمان آزادی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ مشرقی یورپ میں غیر معمولی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ اسلام کو فرسودہ قرار دینے والے ترقی پسند بھی مراجعت کی راہ اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں ——— افسوس اُن لوگوں پر ہے جو مشاہدہ کے بعد بھی "میں نہ مانوں" اور کوّے سفید ہیں" کے مصداق کمزور تاویلوں کا سہارا لیکر اپنے شکست خوردہ فکر کی حقانیت پر زور دے رہے ہیں۔ کہا یہ جا رہا ہے کہ یہ تبدیلیاں ارتقاء کی ایک شکل ہیں، مارکس ازم اور لینن ازم مذہب نہیں سائنس ہے۔ یعنی شکست اور زوال کو ارتقا اور سائنس کا نام دے دیا گیا ہے۔ جبکہ دنیا میں مذہب اور سائنس پر اعتماد بڑھ رہا ہے اور ترقی پذیر قومیں اسی راستے سے آگے بڑھ رہی ہیں

وحشت میں ہر اِک نقشہ الٹا ہی نظر آتا ہے ؎ مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے !